

«سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنْ تَسَوَّيَةِ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ»

کتاب وسنت کی روشنی میں

نماز میں صف بندی

تألیف:-

حافظ شیخ فضل الرحمن

الناسخ: مکتبہ السلاویہ الریاض

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ



اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ



لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ (الأحزاب)

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ

موجود ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ

کی اور قیامت کے دن کی توقع

رکھتا ہے اور بکثرت

اللہ تعالیٰ کی یاد

کرتا ہے۔



اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المختويات

05	ص	فہرس
11	ص	ابتدائیہ
16	ص	صفیں سیدھی کرنے کا حکم
20	ص	صفیں کیسے بنانی چاہئے
51	ص	صحیح صفیں بنانے کی فضیلت
55	ص	صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید
57	ص	خلاصہ
61	ص	خاتمۃ الكتاب



فہرس

10	خطبہ	نمبر	عنوان	صفحہ
11	ابتدائیہ			
16	صفیں سیدھی کرنے کا حکم			
16	صف درست کرنا نماز کا حصہ ہے	1		
16	رسول اللہ ﷺ خود صفیں درست کراتے	2		
17	فرشتوں جیسی صفیں تم کیوں نہیں بناتے؟	3		
18	صف کتنی سیدھی ہونی چاہئے؟	4		
20	صفیں کیسے بنانی چاہئیں			
20	امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں	5		
21	کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا	6		
22	ٹخنے سے ٹخنہ ملانا	7		
22	اخوت اور محبت کا سبق	8		
23	نماز میں کندھے نرم رکھنا	9		

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُجَادِلُوا عَنْتَكُمْ

نمبر	عنوان	صفحہ
10	کندھے ملانے کیلئے پاؤں کا پھیلاؤ	23
11	صف بنانے کیلئے خلا بند کرنا	24
12	خالی جگہ پر کرنے کا طریقہ	25
13	صف میں شیطان کیلئے جگہ چھوڑنا	26
14	شیطان کا وسوسہ ڈالنا	27
15	ایک غلط فہمی کا ازالہ	28
16	دورانِ صلاۃ شیطان کا سرین میں پھونکنے مارنا	30
17	دورانِ صلاۃ شیطان کا منہ میں داخل ہونا	31
18	صفیں سیدھی ہو جائیں تب نماز شروع ہوتی	31
19	سیدنا عمر بن خطاب <small>رضی اللہ عنہ</small> کا عمل	32
20	سیدنا بلال <small>رضی اللہ عنہ</small> کا عمل	32
21	صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کی عملی زندگی	33
22	دو آدمی صف کیسے بنائیں	33
23	صف کی اصلاح کیلئے نماز میں حرکت کرنا	34
24	دورانِ صلاۃ دوسرے کو حرکت دینا	35

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال میں جادو نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُجَادِلُوا عَنْتَكُمْ

نمبر	عنوان	صفحہ
25	امام کے آگے کھڑا ہونا	35
26	دورانِ صلاۃ امامت کی نیت تبدیل کر لینا	36
27	سماعۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ	36
28	ابتداءِ جماعت سے دو نمازیوں کی صف	37
29	ایک ہی مسجد میں دوبارہ جماعت کرانا	38
30	صف کے پیچھے اکیلے کی نماز	39
31	سماعۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ	39
32	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ	40
33	میاں بیوی کا جماعت کرانا	40
34	بیوی کے ساتھ خاوند کی صف کا طریقہ	41
35	تین آدمی صف کیسے بنائیں	41
36	دو کے ساتھ تیسرا ملنے والا آدمی کیا کرے؟	41
37	صفوں کے درمیان دیوار کا حائل ہونا	43
38	دو آدمی اور ایک عورت کی صف	44
39	تین آدمی اور ایک عورت کی صف	44

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال میں جادو نہ کرو

نمبر	عنوان	صفحہ
40	بچوں کی صف کے متعلق	45
41	بچوں کو مسجد سے دور رکھنا	45
42	عورتوں کی امام کہاں کھڑی ہو؟	47
43	زیادہ عورتیں صف کیسے بنائیں؟	47
44	ام المؤمنین ام سلمہؓ کی امامت	47
45	اپنے گھر کی عورتوں کی صف	48
46	ستونوں کے درمیان صفیں بنانا	49
47	اگلی صفیں کیسی ہوں؟	50
51	صحیح صفیں بنانے کی فضیلت	51
48	فرشتوں کی دعاؤں کے حقدار	51
49	پہلی صفوں پر رحمتوں کا نزول	52
50	صفوں کی داہنی جانب رحمتوں کا نزول	52
51	سب سے زیادہ محبوب قدم	53
52	صف اوّل میں جگہ پانے کیلئے جدوجہد	53
53	صف اوّل کے چند فوائد	54

نمبر	عنوان	صفحہ
55	صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید	55
54	دلوں میں اختلاف کا سبب	55
55	شفقت اٹھ جانے کا سبب	55
56	اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب	56
57	خلاصہ	57
61	خاتمۃ الکتاب	61

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾
﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ج وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

اللَّهُمَّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

أَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سُدُّوا الْخَلَلَ، وَلَا تَذَرُوا فُرْجَاتِ الشَّيْطَانِ (أبو داؤد)
دو نمازیوں کے درمیان والے خلا پر کرو، شیطان کیلئے جگہ خالی نہ چھوڑو
بے شک نماز جو بہت ہی اہم فریضہ ہے اسکی ادائیگی میں جہاں اور غلطیاں ہوتی
ہیں وہاں صفوں کی تکمیل اور درستگی میں بھی غلطی، سستی اور کوتاہی اکثر دیکھنے میں
آتی ہے۔
جسکی اصلاح اور تکمیل کیلئے اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین اور طریقہ کو اپنانے
کی ضرورت ہے۔ اور یقیناً رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ ہی سے
ہماری اور ہماری نماز اور دیگر معاملات کی اصلاح ہو سکتی ہے۔
صفوں کے تکمیل اور درستگی میں کوتاہی کا مشاہدہ کرنا ہو تو بیشتر مساجد میں کیا
جاسکتا ہے۔
صفیں اگرچہ بنتی ہیں لیکن نہ سیدھی ہوتی ہیں اور نہ ہی مکمل۔ بہت ہی کم مصیبتی
(نماز ادا کرنے والے) ایسے ہوتے ہیں جو اس بات کی طرف دھیان دیتے
ہیں۔ ورنہ اکثر یہی سمجھتے ہیں کہ جو بعد میں آئے گا وہ یہ کام کر لے گا۔ ایسا سوچنا
یا کرنا بہت ہی افسوس ناک ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے۔

((إِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) (أبو داؤد 622)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُخَلَّفُوا إِلَىٰ مَنَاسِكِكُمْ

بے شک صفوں کی درستگی نماز کا (صلاة کا) حصہ ہے۔ جس کا دھیان رکھنا اور درست کرنا بہت ضروری ہے۔

نماز کی طرف ماشاء اللہ دھیان ہے صبح و شام مساجد میں آنا جانا ہے۔ لیکن کاش کہ صفوں کو پورا کرنے، ان کو سیدھا کرنے اور نمازیوں کے درمیانی شگافوں کو پر کرنے کا بھی اہتمام کر لیا جائے تو سونے پر سہاگہ ہو جائے۔

..... فرشی صفوں، دریوں، جائے نماز، قالین اور سجادے وغیرہ ((جس سے عموماً صف سیدھی رکھی جاسکتی ہے اور صف کی درستگی میں آسانی ہو سکتی ہے)) انکے ہونے کے باوجود بھی صفیں ٹیڑھی ہوتی ہیں۔

نیچے لگے ہوئے نشانات کا لحاظ بھی رکھ لیا جائے تو ایک نمازی دوسرے نمازی سے اتنا دور کھڑا ہوتا ہے کہ ہر چار، پانچ نمازیوں کے بعد اگر ایک آدمی ان میں گھسنا چاہے تو وہ آسانی سے جگہ لے سکتا ہے۔

جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ

”الَّتِصْفُونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟“ (مسلم 967)

کہ تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اللہ کے سامنے بناتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اللہ کے سامنے کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا

((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَىٰ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ))

(مسلم 967) (أبو داؤد حدیث 615)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُخَلَّفُوا إِلَىٰ مَنَاسِكِكُمْ

کہ اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جس طرح صفیں بنائیں اسکی کیفیت

صحابی رسول ﷺ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (صحيح سنن أبي داؤد 616)

میں نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے کندھے ساتھی کے کندھے کے ساتھ، اپنے گھٹنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے اسکے ٹخنہ کے ساتھ ملا لیتا۔

لیکن آج ہم اپنی صفوں کو دیکھیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کی کیفیت نظر ہی نہیں آتی۔

انکی صفیں سیدھی ہوتی تھیں، ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کھڑے ہوتے تھے، نہ پاؤں سے کسی کو تکلیف تھی نہ کندھوں سے، اگلی صفوں میں ملنے کیلئے بڑے شوق اور بڑی لگن سے جلد ہی مسجد میں حاضر ہو جایا کرتے تھے،

جتنے قریب اور جتنے مل کر کھڑے ہوتے تھے اتنی ہی ان میں محبت تھی، اخوت تھی اور جانثاری تھی۔

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللَّهُ)) (أبو داؤد 620)

اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان انہوں نے اپنے ذہنوں میں پختہ کر رکھا تھا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَا مَلََكَتْ

جس نے صف کو ملایا **اللَّهُ تَجَلَّى** اسے اپنے سے ملا دے گا اور جس نے صف کو توڑا **اللَّهُ** رب العزت اس سے اپنا تعلق توڑ لے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کیا وقت تھا! کیسا ماحول تھا! محبوب کائنات، منبع رشد و ہدایت، سید العرب والعجم، خاتم المرسلین، قائد الخضر المحجلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم (فدائے نفسی و امی و ابی) کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے ارشاد پر.....

کس قدر پابندی تھی!۔۔۔۔۔ کیا احساس تھا!۔۔۔۔۔ کیا اہتمام تھا!!! جذبہ اطاعت ہو تو ایسا ہو۔ آنے والی نسلوں کو بھی اس اجر و ثواب سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا اور اطاعت کا سبق سکھا دیا۔

یہ مختصر کتاب اللہ کے فضل و کرم سے جس کی ابتداء آپ کر رہے ہیں اس میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے صف کی ابتداء کہاں سے کی جائے، صف کیسے بنائی جائے، اس کو سیدھا کیسے کیا جائے اسکے بنانے کی اور سیدھا کرنے کی اہمیت کیا ہے اور ثواب کیا ہے۔ عورتیں کیسے جماعت کرائیں، صف کیسے بنائیں اور انکی امامت کیسے ہے

اور جو صفوں کے بنانے اور سیدھا کرنے کو اہمیت نہیں دیتا اسکے بارے میں کیا وعید ہے۔ احادیث رسول ﷺ اور حوالہ حدیث پیش کرنے کے ساتھ ساتھ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اہل خانہ پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَا مَلََكَتْ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول اور طریقہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔

اور آخر میں میں اپنے ان دوست احباب کا شکریہ ادا کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے اس اہم موضوع پر کچھ لکھنے کیلئے توجہ دلائی۔ اور مسودہ کی تصحیح و ترتیب میں کافی حد تک میری اعانت کی۔ اللہ کریم انہیں اجر عظیم سے نوازے اور انکی ہر نیک خواہش کو پورا فرمائے۔

اور ہر خاص و عام کیلئے اس کتاب کو مفید بناتے ہوئے میرے اور میرے والدین کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

اور ساتھ ہی بارگاہ الہی میں التجا ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری صفیں بھی رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے تبعین کی صفوں کا نمونہ بن جائیں اور انکی طرح ہم بھی باہم مل کر، جڑ کر، سیدھی اچھی اور مکمل صف بنائیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی ایک دوسرے کیلئے اخوت، محبت، اور شفقت پیدا ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

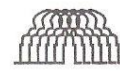
دعاؤں کا طالب:

فضل الرحمن عنایت اللہ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اہل خانہ پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَازِلُوا أَعْمَالَكُمْ

اللَّهُ



☆ صفیں سیدھی کرنے کا حکم ☆



1 ﴿صف درست کرنا نماز کا حصہ ہے﴾

خادم رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ" عند مسلم: "مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" (1)

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو درست کرو!

صفوں کا درست کرنا صلاۃ کا، نماز کا حصہ ہے۔

(مسلم شریف کے الفاظ ہیں) کہ صفوں کو سیدھی کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔

ان الفاظ حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کا درست کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز کا قائم کرنا۔

2 ﴿رسول اللہ ﷺ خود صفیں درست کراتے﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ"

(صحیح سنن أبي داود 618) کہ اللہ کے رسول ﷺ صفوں میں ایک

(1) بخاری مع الفتح کتاب الأذان 723، باب تسوية الصفوف 974

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَازِلُوا أَعْمَالَكُمْ

کوٹنے سے لیکر دوسرے کوٹنے تک ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے جاتے اور فرماتے جاتے۔ (اپنے جسموں اور کندھوں کو سیدھا رکھو) مختلف حالتوں میں کھڑے نہ ہو! ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

3 ﴿فرشتوں جیسی صفیں تم کیوں نہیں بناتے؟﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ "يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ" (2)

کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اللہ کے سامنے بناتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا

کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا "اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور ملکر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔" ہماری صفوں کے سیدھا رکھنے کی بھی یہی حکمت ہے کہ فرشتوں کی عبادت کے ساتھ بندوں کی عبادت کی موافقت ہو جائے۔ اور جس طرح فرشتوں کی صفیں

(2) (المنهاج شرح مسلم باب الأمر بالسكون في الصلاة 967، صحيح

سنن أبي داود، باب تسوية الصفوف 615)

اللہ رب العزت کو محبوب ہیں اسی طرح بندوں کی صفیں بھی محبوب ہو جائیں۔

4 ﴿صف کتنی سیدھی ہونی چاہئے﴾

جلیل القدر صحابی رسول ﷺ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرَهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ

”عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوِّيَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ“ (3)

کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے جیسا کہ تیروں کو انہی صفوں سے سیدھا کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ جان گئے کہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم کو سمجھ لیا ہے۔

پھر ایک دن آپ ﷺ نماز کیلئے تشریف فرما ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہنے ہی والے تھے کہ ایک صحابیؓ پر نظر پڑی جن کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا تو فوراً زبان مقدس سے الفاظ نکلے ”اللہ کے بندو! تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہوں گی! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔“

جس طرح تم صفوں کی حالت کو بگاڑ دیتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے چہروں کی

(3) (بخاری مع الفتح کتاب الأذان 717، مسلم باب تسوية الصفوف

وأقامتها 978، صحيح سنن أبي داود 617)

حالت بگاڑ دے گا،

حدیث مبارک کے الفاظ ”كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ“

تیروں کو صفوں سے سیدھا کرنے

سے مراد یہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا کرو اتے کہ تیر کیا سیدھے ہوتے ہیں! صفیں ان سے بھی زیادہ سیدھی ہوتیں۔

اور اسی حدیث مبارکہ کے الفاظ

”لَتُسَوِّيَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ“

میں لام قسم ہے اور نون تاکید ہے جو کہ قسم کے ساتھ زور اور شدت پیدا کرنے کیلئے لایا جاتا ہے۔ کہ تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہی ہوں گی اسکے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

اور اس فرمان نبوی ﷺ کے دو جزء ہیں پہلے جزء میں صفوں کو سیدھا کرنے کا حکم ہے۔ اور دوسرے جزء میں صفیں سیدھی نہ کرنے کی وعید ہے۔

لَتُسَوِّيَنَّ صُفُوفَكُمْ

تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہوں گی!

أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

☆..... اے اللہ ہمیں شیطان کی شر سے محفوظ فرما۔ آمین..... ☆

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

..... صفیں کیسے بنانی چاہئیں ❀

5 ﴿امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں؟﴾

صحابی رسول ﷺ ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ "إِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا (4)..... کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز کے وقت اپنا دست مبارک ہمارے کندھوں پر رکھتے اور فرماتے

”صفیں درست کرلو! علیحدہ علیحدہ نہ کھڑے ہو! (باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ)..... ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

اور نماز میں میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بالغ، سمجھدار اور عقلمند ہوں پھر جوان سے کم درجہ کے پھر ان سے جو درجہ میں کم ہوں اسی طرح درجہ بدرجہ ملتے رہیں۔

صحابی رسول ﷺ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”آجکل صف بنانے کا طریقہ انتہائی مختلف نظر آ رہا ہے“ اور آجکل تم صفوں کو ملانے کا

(4) المنہاج شرح مسلم باب تسوية الصفوف وإقامتها 971،

صحيح الترغيب نمبر 508)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

اتنا اہتمام نہیں کرتے جتنا اس کا حق ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن زیادہ جاننے والوں اور دینی مسائل کی سمجھ رکھنے والوں کو کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ بعض اوقات امام کی غلطی یا قراءت میں بھول جانے کی اصلاح کی ضرورت ہو تو وہ کمی کو پورا کر سکیں۔ یا کسی عذر کی بناء پر اسے امامت کراتے ہوئے ہٹنا پڑ جائے تو مقتدی اس کی جگہ کھڑا ہو کر جماعت کی حفاظت کر سکے۔

☆ ☆ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس لئے بھی مناسب سمجھتے تھے کہ انکے نزدیک سمجھدار لوگ کھڑے ہوں تاکہ رکوع و سجود، قومہ و جلوس، اٹھنے بیٹھنے کو دیکھ کر نماز درست کر لیں، اس کی ادائیگی کا طریقہ سیکھ لیں اور دوسروں تک پہنچا سکیں۔

6 ﴿کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا﴾

خادم رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”أَيْسَمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنَكِبَهُ بِمَنَكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ“ (بخاری مع الفتح 725)

”اپنی صفیں درست کرو! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں“

(سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر) ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُطَافُوا أَعْتَاكُمْ

کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا لیتا۔

(نماز کے درمیان پیچھے سے دیکھنے کا عمل یہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ تھا)

7 ﴿ٹخنے سے ٹخنہ ملانا﴾

صحابی رسول ﷺ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ" ثَلَاثًا "وَاللَّهِ لَتَقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ". قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ" (5) کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ صفیں درست کرو! "اللہ کی قسم تمہیں اپنی صفوں کو سیدھا کرنا پڑے گا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا"

راوی حدیث صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آدمی اپنے کندھے ساتھی کے کندھے سے، اپنے گھٹنے ساتھی کے گھٹنے سے اور اپنے ٹخنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا لیتا۔

8 ﴿اخوت اور محبت کا سبق﴾

حدیث مبارک کے ان الفاظ ((لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)) سے ظاہر

(5) صحیح سنن أبي داود باب تسوية الصفوف 616 موارد الظمان نمبر

396، صحیح الترغیب (509)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُطَافُوا أَعْتَاكُمْ

ہوا کہ جو صفیں درست نہیں کرتے ان کا جماعت میں شامل ہونے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور وہ مقصد بذات خود اللہ کے رسول ﷺ نے سکھایا طریقہ اپنے عمل اور حکم مبارک سے بتایا اور یہ طریقہ اخوت و شفقت کا طریقہ تھا، انس اور محبت کا طریقہ تھا، رحم دلی اور ایثار کا طریقہ تھا۔ لیکن جو صفوں کو درست نہ کرتے ان سے ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

9 ﴿نماز میں کندھے نرم رکھنا﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ" کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہیں جو نماز میں کندھوں کو نرم رکھتے ہیں۔ (صحیح سنن أبي داود 624) (6)

10 ﴿کندھے ملانے کیلئے پاؤں کا پھیلاؤ﴾

ہر نمازی کو یہ خیال رکھنا چاہئے

کہ پاؤں اپنے جسم سے زیادہ پھیلا کر کھڑا نہ ہو کہ جس سے دوسرے کے کندھے دور رہ جائیں، کندھے ملانے کی کوشش ہوگی تو پاؤں اعتدال میں رہیں گے۔ نہ زیادہ پھیلیں گے اور نہ زیادہ سکڑیں گے۔ جتنے چوڑے کندھے

(6) صحیح ابن خزيمة ج 3 باب فضل تلبيس المناكب في القيام في

الصفوف 1566، موارد الظمان 397، سنن الكبرى للبيهقي كتاب الصلاة

باب إقامة الصفوف وتسويتها ج 3 ص 101

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

ہیں اتنے پاؤں پھیلیں گے تو پھر شروع سے ہی صف میں نہ خالی جگہ رہے گی اور نہ ہی شیطان کو صف میں آنے کا موقع ملے گا۔

11 ﴿صف بنانے کیلئے خلا بند کرنا﴾

جلیل القدر صحابی رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاقِبِ وَسُدُّوا الْحَلَلَ وَلْيُنْوَ بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللَّهُ“ (7)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا صفیں سیدھی رکھو، کندھے برابر کرو! (دو آدمیوں کے درمیان جو خالی جگہ ہوتی ہے ان) شگافوں کو بند کرو!، اور اپنے بھائیوں کیلئے نرم ہو جاؤ! شیطان کے لئے جگہ خالی نہ چھوڑو!

جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملائے گا اور جس نے صف کو توڑا اللہ تعالیٰ اسے اپنے سے دور کر دے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

حَازُوا بَيْنَ الْمَنَاقِبِ: کندھے برابر کرو، آگے پیچھے ٹیڑھے میڑھے نہ رکھو، سُدُّوا الْحَلَلَ: جو نمازیوں کے درمیان کندھے اور پاؤں نہ ملانے سے جگہ خالی رہ جاتی ہے اس کو بند کرو!

(7) (صحیح سنن أبی داؤد 620 صحیح الترغیب 492)

اسے بیان دلاواظکی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالح نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

لِيُنْوَ بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ: اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ! کندھے ملانے میں اتنی سختی نہ کرو کہ دوسرے کے کندھے اور بازو حرکت نہ کر سکیں۔ اگر کوئی صف ملانے کیلئے کھینچتا ہے تو نرمی کے ساتھ دائیں بائیں اسکے ساتھ مل جاؤ اور خالی جگہ کو پُر کر لو!

امام ابو داؤدؒ ”لِيُنْوَ بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ“ کا معنی بیان فرماتے ہیں
إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُكَيِّنَ لَهُ كُلَّ رَجُلٍ مَنَاصِبَهُ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ (عون المعبود ج 2 ص 259)
جب کوئی آدمی آئے اور صف میں داخل ہونا چاہے تو ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ اس کیلئے اپنے کندھے نرم کر دے یہاں تک کہ وہ صف میں داخل ہو جائے۔
لَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ:

دو آدمیوں کے درمیان وہ جگہ جو کندھے اور پاؤں نہ ملانے کی وجہ سے خالی رہتی ہے۔ وہ شیطان کیلئے نہ چھوڑو۔

☆☆☆ اگر کوئی آدمی صف سے نکل کر چلا جائے یا ویسے ہی کوئی نمازی دور کھڑا ہوتا ہے تو اس خالی جگہ کو بھی پر کرنا دوسرے مقتدیوں پر لازم ہے۔

12 ﴿خالی جگہ پر کرنے کا طریقہ﴾

ایک نمازی دوسرے نمازی سے جا ملے جو امام کی جانب ہے مثلاً اگر آپ امام کے دائیں جانب صف میں ہیں تو خلا کو پر کرنے کیلئے آپ

اسے بیان دلاواظکی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالح نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَعَاذَكُم

اپنے بائیں جانب والے سے مل جائیں۔

اور اگر آپ صف میں امام کے بائیں جانب ہیں تو خلا کو پر کرنے کیلئے آپ اپنے دائیں جانب والے نمازی کے ساتھ مل جائیں۔

بعض نمازیوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ دائیں جانب ہونا ہی مناسب سمجھتے ہیں کہ دائیں جانب میں ہی ثواب ہے۔ جبکہ یہ خیال کرنا اور ایسا طریقہ اپنانا درست نہیں اسکا بہتر طریقہ یہی ہے

کہ امام کی جانب قدم بڑھایا جائے اور ساتھی کی جانب مل کر خلا کو پر کر دیا جائے صف بھی درست ہوگی اور خلا بھی پُر ہو جائے گا اور اس طریقے سے دوسرے شخص کو صف میں گھس کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔ اور آپ کو بھی مزید جگہ دینے کی خاطر اجر اور ثواب ملے گا۔

13 ﴿صف میں شیطان کیلئے جگہ چھوڑنا﴾

سیدنا ابو حمزہ انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "رُضُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِأَلْعُنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُا الْحَدَفُ" (8)

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مل کر صفوں میں کھڑے ہو جایا کرو!

(8) (صحیح سنن أبي داود 621، الترغيب 491)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَعَاذَكُم

اور ایک صف کو دوسری صف کے نزدیک بناؤ! اور گردنوں کو بھی برابر رکھو!

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں دیکھتا ہوں کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح صفوں کی خالی جگہ میں داخل ہوتا ہے۔

"يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُا الْحَدَفُ":

شیطان بکری کے بچے کی طرح دو نمازیوں کے درمیان کاشگاف جو پاؤں اور کندھے نہ ملانے سے رہ جاتا ہے اس میں گھس کر اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ اور شیطان کا مسلمانوں کی صفوں میں خصوصاً نماز کی حالت میں داخل ہونا تباہی و بربادی سے خالی نہیں۔

☆☆☆ بعض نمازی تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر زیادہ ہی مل کر کھڑے ہوئے تو شاید ساتھ والا بول نہ اٹھے کہ بھائی تھوڑا سا تو کھلا ہو جاؤ۔

جبکہ ایسا نہیں سوچنا چاہئے۔ نمازی تو اللہ کے سامنے عاجزی و انکساری کیلئے جمع ہوئے ہیں انہیں تو اتفاق، یگانگت اور اخوت کا مظاہرہ کر کے اپنے اکٹھا ہونے کا ثبوت دینا ہے اور پھر مل کر کھڑا ہونا ہی تو مقصود ہے۔ شیطان تو کسی وقت بھی وسوسہ ڈال کر انسان کو اللہ کی نافرمانی میں دھکیل سکتا ہے۔

14 ﴿شیطان کا وسوسہ ڈالنا﴾

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تَأْتِيهِمُ الْمَوْتُ وَالْمُلْكُ وَاللَّهُ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

”إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوْبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُّ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ، حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَذَرِي كَمَّ صَلَّى. (9)

کہ جب اذان شروع ہوتی ہے۔ تو شیطان گوز مارتا ہوا (میلوں) دور بھاگ جاتا ہے۔ تاکہ اذان نہ سنے۔ ختم ہونے پر پھر واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت، تکبیر شروع ہوتی ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔ اور جب اقامت ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ واپس آ جاتا ہے پھر وہ نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ شیطان طرح طرح کی سوچوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔ انسان بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اور کتنی نہیں۔ کتنا ذکر کیا ہے اور کتنا باقی ہے۔ اسی وجہ سے نماز میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے اور پھر سجدہ سہو کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

15 ﴿ایک غلط فہمی کا ازالہ﴾

بعض احباب اپنے ساتھی کے پاؤں سے پاؤں اور ٹخنہ سے ٹخنہ ملانے کی

(9) صحیح سنن أبي داود باب رفع الصوت بالأذان 485، المنهاج شرح

مسلم باب فضل الأذان و هروب الشيطان عند سماعه (854)

تَأْتِيهِمُ الْمَوْتُ وَالْمُلْكُ وَاللَّهُ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

بجائے اپنے ہی پاؤں کے ٹخنہ کو ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور حیلہ یہ بناتے ہیں کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح اگر پاؤں کے باہر کی جانب آ سکتا ہے تو یہاں اندر بھی آ سکتا ہے۔ یہ واقعہً..... ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔



ہمارے پیارے رسول ہدیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے جو حکم فرمایا۔ وہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ پاؤں ساتھی کے پاؤں کے ساتھ اور کندھے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملانے کے بارے میں ہے۔ نہ کہ اپنے ہی کندھے اور پاؤں ملانے کے بارے میں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے یہی مطلب سمجھا اور اسی پر عمل کیا۔ خیال کریں تو سہی! کہ کیا کوئی نمازی اپنے دونوں کندھے آپس میں ملا سکتا ہے؟؟..... ہرگز نہیں۔

جیسے دوسرے کے کندھے سے کندھا ملے گا اسی طرح دوسرے کے پاؤں سے پاؤں ملے گا۔ یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل تھا۔ اور یہی مقصود ہے۔

☆☆ دوسرا جواب اس کا یہ دیا گیا ہے۔ کہ جس شیطان نے اللہ ﷻ کے حکم سے آدم علیہ السلام کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا تو بھلا..... متکبر اور مغرور..... وہ کیا انسان کی ٹانگوں کے نیچے سے گزرنا گوارہ کرے گا؟؟؟

☆☆☆ تیسری بات یہ ہے۔ شیطان کیا صف کے آگے سے نہیں آ سکتا،

پیچھے سے نہیں آ سکتا؟ شیطان کہاں نہیں پہنچ سکتا؟

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ کرو

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

☆☆☆☆ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ شیطان کا پاؤں کے باہر سے داخل ہونے کے بارے میں فیصلہ کسی عام آدمی کا نہیں۔ یہ فیصلہ تو اللہ کے رسول ﷺ کا ہے جن کا ہر حکم اللہ کے حکم کے بغیر نہیں۔ اور کوئی فیصلہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ تاویلات بیان کرنے یا غلط تاثرات دینے کی بجائے سر تسلیم خم کرنا ہی بہتر ہے۔

۔ ادھر حکم پیغمبر ہو ادھر گردن جھکائی ہو

16 ﴿ دورانِ صلاۃ پھونکیں مارنا ﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ”يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ فِي الصَّلَاةِ فَيَنْفَخُ فِي مَقْعَدَيْهِ فَيَحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَحَدٌ، وَلَمْ يُحْدِثْ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا“ (10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازی (مصلی) کے پاس شیطان آتا ہے اور اسکی سرین میں آکر پھونکتا ہے۔ اور جھوٹا ہی وسوسہ ڈالتا ہے کہ ”تو بے وضوء ہو گیا ہے“، تیرا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔ حالانکہ وہ با وضوء ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں پیارے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ نمازی اپنی نماز سے نہ نکلے جب تک کہ بدبو نہ محسوس کر لے یا ہوا نکلنے کی آواز کا یقین نہ ہو جائے۔

(10) (أخرجہ البزار بحوالہ بلوغ المرام من أدلة الأحكام نمبر 84)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال خالص کرلو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

17 ﴿ دورانِ صلاۃ شیطان کا منہ میں داخل ہونا ﴾

ایک اور حدیث سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”إِذَا تَشَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ“: (11)

فرمایا پیارے رسول ﷺ نے جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو حسب استطاعت اسے روکے۔ کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہوتا ہے۔ ☆☆☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ساتھی کے ٹخنوں اور ساتھی کے پاؤں کے بارے میں ہے۔ اور جو سخت وعید رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے وہ اسی خلا کے پرنہ کرنے کی پاداش میں ہے۔

18 ﴿ صفیں سیدھی ہوتیں تو نماز شروع ہوتی ﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ (12)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز کھڑی کرنے سے پہلے ہماری صفیں سیدھی کروایا

(11) المنہاج شرح مسلم باب تشمیت العاطس وکراہیۃ التثاءب

7418، صحیح الجامع الصغیر نمبر 427، صحیح سنن أبي داؤد 4205

(12) صحیح سنن أبي داؤد 619 (نبیل الأوطار 665)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال خالص کرلو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

کرتے۔ جب ہم سیدھے ہو جاتے تو پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرتے۔

19 سیدنا عمر بن خطاب ؓ کا عمل

سیدنا عمر بن خطاب ؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

أَنَّهُ كَانَ يُؤَكِّلُ رَجُلًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ فَلَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُخْبَرَ أَنَّ
الصُّفُوفَ قَدْ اسْتَوَتْ: (13)

کہ وہ صفیں درست کرانے کیلئے آدمیوں کی ڈیوٹی لگایا کرتے اور اس وقت تک نماز شروع نہ کیا کرتے جب تک انہیں یہ خبر نہ کر دی جاتی کہ واقعی صفیں درست ہو گئی ہیں۔ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے

ضَرَبَ قَدَمَ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ لِإِقَامَةِ الصَّفِ (14)

ایک جلیل القدر مشہور تابعی ابو عثمان النہدی کے قدم پر نماز میں صف سیدھی کرنے کی غرض سے مار بھی دیا تھا۔

20 سیدنا بلال ؓ کا پاؤں پر مارنے کا عمل

مشہور جلیل القدر تابعی جناب سید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضْرِبُ أَقْدَامَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيُسَوِّي
مَنَاكِبَنَا..... (حوالہ سابقہ، حاشیہ نمبر 14) کہ سیدنا بلال ؓ نماز

(13) موطأ امام مالک، تحفة الأحوذی ج 2 باب ماجاء في إقامة الصفوف

(14) فتح الباری کتاب الأذان باب اثم من لم يتم الصفوف ص (210)

سیدنا بلال ؓ کی عادت کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا اور اپنے اعمال میں اللہ کی راہ میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

میں صفوں کو سیدھا کرنے کی غرض سے ہمارے قدموں پر مارا کرتے اور کندھے درست کراتے۔

21 صحابہ کرام ؓ کی عملی زندگی

رسول اللہ ﷺ کے حکم صادر فرمانے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پاؤں، کندھوں اور ٹخنوں کو فوراً ملا لیا اور ہمیشہ ملاتے رہے۔ اور ہمیشہ صفوں کو صحیح کرنے میں بہت ہی جدوجہد کرتے، وہ مناسب نہ سمجھتے تھے کہ صف میں کوئی جگہ خالی رہے، ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانے کو صف کی درستگی کیلئے لازمی سمجھتے تھے۔

22 دو آدمی صف کیسے بنائیں

جب دو آدمی ہوں تو امام کو چاہیے کہ وہ بائیں طرف کھڑا ہو اور مقتدی اسکے دائیں جانب آگے پیچھے نہیں بلکہ بالکل امام کے ساتھ برابر میں کھڑا ہو۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بِئْسَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ
يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ فَعَدَلَنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ
إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ. (15) کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین

(15) بخاری مع الفتح الباری، باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء القوم

فأهمهم 699، تحفة الأحوذی، باب ماجاء في الرجل يصلي ومعه..... <

سیدنا بلال ؓ کی عادت کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا اور اپنے اعمال میں اللہ کی راہ میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُجَازُوا عَصَاكُمْ

سیدہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری۔ جب نبی ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو میں آپ (ﷺ) کے بائیں جانب جا کھڑا ہوا۔
تو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے پیچھے سے ہی لا کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

23 ﴿صف کی اصلاح کیلئے نماز میں حرکت کرنا﴾

مذکورہ حدیث کے الفاظ مبارک

”فَعَدَلَنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي“:

سے ظاہر ہوا کہ صف کی تکمیل اور اصلاح کیلئے اگر انسان آگے پیچھے بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ نماز باطل نہیں ہوتی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اگر حرکت کر گیا تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ

☆☆ جس کام میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہو اور اللہ ﷻ کی رضامندی ہو اس میں اعتراض کرنا یا اس کو موجب بطلان عمل سمجھنا یہ شان رسول ﷺ میں گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اور اس پر عمل نہ کرنا خیر سے سراسر محرومی ہے۔

>.....رجل 232، المنهاج شرح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب

الدعاء في صلاة الليل (1797)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُجَازُوا عَصَاكُمْ

☆☆☆ اور یہ بھی یاد رہے کہ جو قدم صف ملانے اور صف سیدھا کرنے کی خاطر دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہونے کیلئے اٹھتا ہے اللہ رب العزت کے نزدیک اس قدم سے بڑھ کر اور کوئی قدم نہیں (مزید دیکھیں مسئلہ نمبر 51)
☆☆☆ حدیث کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے ہی اپنے دائیں جانب برابر میں لا کھڑا کیا۔

اللہ کے رسول ﷺ کا شاید سمجھانے کا یہ مقصد ہوگا کہ بحالت نماز امام کے آگے سے نہیں گزرنا چاہئے۔

24 ﴿دوران صلاة دوسرے کو حرکت دینا﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَرَّنِي حَتَّى جَعَلَنِي جِدَاءً. (16)

کہ میں نے رات کے آخری پہر نبی ﷺ کے پیچھے آ کر نماز شروع کر دی تو نبی ﷺ نے مجھے میرے ہاتھ سے کھینچا اور اپنے برابر کھڑا کر لیا۔

(25) اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔

(16) الأحاديث الصحيحة 606، نيل الأوطار 1128، الفتح 2/190

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے جب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے دائیں جانب لا کھڑا کیا تو پھر صف بن گئی اور جماعت شروع ہو گئی جبکہ ابتدائے نماز میں اللہ کے رسول ﷺ کی نیت مبارکہ جماعت کی نہ تھی۔

(26) تو اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ دوران نماز انفرادی نماز کی نیت کو جماعت کرانے کے ارادہ سے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مزید دیکھیں مسئلہ نمبر 36

(27)..... فتویٰ:- ساحتہ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن بازؒ بیان کرتے ہیں کہ اکیلا آدمی امام کے بالکل برابر میں کھڑا ہو۔ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونے کا مجھے کوئی ثبوت نہیں ملا۔ امام کے برابر ہی کھڑا ہونا چاہئے۔ (17)

(1) حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ((امیر المؤمنین سیدنا)) عمر بن الخطابؓ نماز ادا کر رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کیلئے انکے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے اپنے قریب دائیں جانب اور برابر میں کھڑا کر لیا (18)

(17) تحفة الاخوان صفحہ 115 مسئلہ نمبر 57، مجموع فتاویٰ

ومقالات متنوعہ ج 12 (الصلاة 3) صفحہ 199

(18) الفتح الباری (2/191) الموطأ امام مالک (1/154)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

(2) امام عبدالرزاقؒ امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جلیل القدر تابعی) امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ کہاں کھڑا ہو؟ فرمایا کہ ”اس کے دائیں جانب“۔

میں نے پوچھا ”کیا اسکے برابر مل کر صف بنائے؟ آگے پیچھے نہ ہو؟“ فرمایا ”ہاں“

میں نے پوچھا ”آپ کے فرمانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسکے ساتھ ایسے مل کر کھڑا ہوا جائے کہ دونوں کے درمیان خلا نہ رہے؟“ فرمایا ”ہاں“ یہ احادیث اور آثار اس بات کی دلیل ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کتنی حرص کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ہی طریقہ اپنایا جائے جبکہ ہر مؤمن اور مسلمان کا یہی حق ہے کہ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء 64)
ترجمہ: ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

28 ﴿ابتداء جماعت سے دو نمازیوں کی صف﴾

صحابی رسول ﷺ ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ يَتَصَدَّقْ عَلَى ذَا فَيْصَلِي مَعَهُ" فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ (19)

وروی ابن ابی شیبہ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ هُوَ الَّذِي صَلَّيَ مَعَهُ

کہ ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) مسجد میں اس وقت داخل ہوئے جب اللہ کے رسول ﷺ جماعت کروا چکے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کون ہے جو انکے ساتھ نماز پڑھنے کا صدقہ کرے" پھر لوگوں میں سے ایک صحابی اٹھے اور انہوں نے انکے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کی۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جنہوں نے اس صحابی کے ساتھ نماز ادا کی تھی وہ سیدنا ابوبکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(1) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو آدمی مل کر جماعت کر سکتے ہیں۔

(2) رسول اللہ ﷺ کا آنے والے کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے کا حکم اسلئے تھا کہ بعد میں آنے والا آدمی بھی مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرنے کے درجات اور ثواب حاصل کرنے سے محروم نہ رہے۔

(29) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسجد میں ایک بار جس نماز کی جماعت ہو چکی ہو اسی مسجد میں اسی نماز کی دوسری دفعہ جماعت ہو سکتی ہے۔

(19) صحيح سنن أبي داود باب الجمع في المسجد مرتين 537، الترمذی

باب ماجاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة 220، فقه السنه 219

(سے بیان دیا گیا ہے کہ اگر دو آدمی مل کر نماز ادا کریں تو ان کے اعمال ضائع نہ ہوں گے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

اور یہ جماعت رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ہوئی، آپ ﷺ کے سامنے جو اس وقت امام تھے، انکی موجودگی میں اور ان کے حکم سے ادا کی گئی (رضی اللہ عنہ) (20)

30 ﴿صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا﴾

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اگلی صف میں کہیں جگہ بنا کر گھس جانا چاہئے۔

صحابی رسول ﷺ وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ (21)..... اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

31 ﴿اگلی صف میں جگہ نہ ہونا﴾

مفتی اعظم سعودی عرب علامہ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن بازؒ نے

سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب اگلی صف میں کھڑے ہونے کی جگہ نہ ہو تو وہ کسی کے آنے کا انتظار کر لے اگرچہ رکعت نکل ہی کیوں نہیں جاتی۔ اگلی صف سے آدمی کو کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(20) المستدرک مع التلخیص جلد 1 صفحہ 209

(21) صحيح سنن أبي داود 633، موارد الظلمات نمبر 405 ترمذی باب

ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده 230

(سے بیان دیا گیا ہے کہ اگر دو آدمی مل کر نماز ادا کریں تو ان کے اعمال ضائع نہ ہوں گے)

بَابُ الْمَذِينِ امْتُوا اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَطْلُبُوا اَمْتَالَكُمْ

یا پھر کوشش کر کے امام کے دائیں جانب جا کر کھڑا ہو جائے..... (22)

(32) شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ اگلی صف میں سے نمازی کو کھینچنا اگرچہ جائز نہیں لیکن اضطراری صورت جسکے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ لینا جائز ہے (القول المبین ص 260)

33 ﴿میاں بیوی کا جماعت کرانا﴾

رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ اسْتَقْبَلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيَّقَطَ أَهْلَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ" (23)
کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگا اور اس نے اپنی بیوی کو بھی جگایا اور پھر دونوں نے نماز پڑھی تو ان دونوں کا نام

الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں خاوند امام بنے گا اور بیوی پیچھے صف بنائے گی۔ عورت کا مرد کے برابر صف میں کھڑا ہونا درست نہیں۔

(22) (مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ ج 12 ص 222, 223)

(23) صحیح سنن أبي داود 1161، فقه السنه 219

بَابُ الْمَذِينِ امْتُوا اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَطْلُبُوا اَمْتَالَكُمْ

34 ﴿بیوی کے ساتھ خاوند کی صف﴾

سماعۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ (مفتی اعظم سعودی عرب) سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے زیادہ پڑھی ہوئی ہو اور قرآن بھی زیادہ جانتی ہو۔ تو کیا وہ خاوند کی امامت کر سکتی ہے؟
تو جواب میں فرمایا :: لَا يَحُوزُ أَنْ تَوُمَّ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ وَلَا تَصِحَّ صَلَاتُهُ خَلْفَهَا لِإِدْلَةِ كَثِيرَةٍ . (24)

بہت سے دلائل اور وجوہات کی بناء پر عورت کے لئے جائز نہیں کہ مرد کی امامت کرے اور نہ ہی اس مرد کی اپنی بیوی کے پیچھے نماز ہوگی۔

35 ﴿تین آدمی صف کیسے بنائیں﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں:
أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ أَحَدُنَا (25) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تین ہوں تو جماعت کیلئے کوئی ایک آگے بڑھ کر امامت کرالے۔

36 ﴿دو کے ساتھ تیسرا ملنے والا آدمی کیا کرے؟﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(24) (مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ ج 12 صفحہ 132)

(25) (ترمذی. باب ماجاء في الرجل يصلي مع الرجلين 233)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَسَاجِدَكُمْ

لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَانِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ. (26)

کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخر ؓ آئے اور نبی ﷺ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ہمارے ہاتھ پکڑے اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔

☆ یعنی اگر دو آدمی پہلے سے نماز پڑھ رہے ہوں تو تیسرے آنے والے کو چاہئے کہ وہ مقتدی کو آگے سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے اور امام کی اقتداء میں شامل ہو جائے۔

نہ کہ امام کے بائیں جانب یا صرف امام اور مقتدی دونوں کے دائیں جانب۔ بلکہ ویسے ہی کیا جائے گا جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے عمل کیا اور فرمایا..... دونوں مقتدی امام کے پیچھے چلے جائیں گے۔

☆ اور اگر مقتدیوں کیلئے پیچھے جگہ نہ ہو تو امام آگے بڑھ سکتا ہے

☆☆☆ اس عمل مبارک سے بھی معلوم ہوا کہ جس کی نیت امامت کرانے کی

(26) (مسلم، صحیح سنن أبي داؤد 592)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَسَاجِدَكُمْ

نہ ہو اور دوران نماز اگر کوئی آدمی اسکے ساتھ مل جائے تو پہلے والا شخص اپنی نیت دوران نماز امامت کی نیت سے تبدیل کر سکتا ہے۔ (دیکھیں مسئلہ 24)

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيْدَةُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ عَنْهَا كَيْفَ رَوَيْتُ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرَةٌ فَرَأَى النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ (27)

کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ میں نماز ادا کیا کرتے اور حجرہ مبارکہ کی دیوار چھوٹی تھی (ایک رات) لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اسکے بارے میں دوسروں کو بھی بتایا۔

جب رسول اللہ ﷺ دوسری رات قیام کیلئے کھڑے ہوئے تو لوگ پھر آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگ گئے۔

☆ (دیکھیں مسئلہ نمبر 24 اور 25) اللہ کے رسول ﷺ نے جب نماز شروع کی تھی تو آپ ﷺ کی نیت امامت کی نہ تھی لیکن لوگوں نے آپ ﷺ کی متابعت میں نماز ادا کی۔

(37) ☆☆☆ اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کی

(27) بخاری مع الفتح کتاب الأذان 729، صحیح سنن أبي داؤد 996

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

صفوں کے درمیان اگر دیوار حائل ہو تو بھی امام کی اقتداء کی جاسکتی ہے۔

38 ﴿دومرد اور ایک عورت کی صف﴾

اگر جماعت میں ایک عورت شامل ہو تو وہ مردوں سے الگ

ان کے پیچھے کھڑی ہوگی جیسا کہ

خادم رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ
وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا (28)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اور انکی والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی تو آپ
ﷺ نے مجھے اپنے دائیں کھڑا کیا اور میری والدہ کو ہمارے پیچھے۔

39 ﴿تین آدمی اور ایک عورت کی صف﴾

خادم رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنَهُمَا فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا (29)
کہ میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے ہمارے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز
پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں یعنی ایک امام ہوگا، دونوں آدمی

(28) المنهاج شرح مسلم باب جواز الجماعة في النافلة رقم 1500

(29) (بخاری مع الفتح كتاب الأذان باب المرأة وحدها تكون صفا

ج 2 نمبر 727، صحيح مسلم)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

مقتدی کی حیثیت سے امام کے پیچھے صف بنائیں گے اور عورت آدمیوں کی
صف کے پیچھے علیحدہ کھڑی ہوگی۔

40 ﴿بچوں کی صف کے متعلق﴾

بچے اگر سمجھ رکھنے والے ہوں تو صف میں کھڑے ہو کر ان کے نماز ادا کرنے
میں کوئی حرج نہیں۔ گذشتہ حدیث 39 میں گذر چکا ہے

کہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بچہ صف میں کھڑا ہوا۔

اگر بچے کا صف میں کھڑا ہونا منع ہوتا یا بچوں کی علیحدہ صف بنانے کا حکم ہوتا تو
سیدنا انس رضی اللہ عنہ بچے کو ساتھ کھڑا نہ کرتے۔

ایک حدیث میں ذکر آیا ہے جو سنن الکبریٰ للبیہقی اور سنن أبوداؤد
میں موجود ہے۔ کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جماعت کرائی تو ایک صف میں مردوں

کو کھڑا کیا اور انکے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا تو پھر نماز پڑھائی۔

لیکن اس حدیث کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ اس
ایک حدیث کے علاوہ مجھے کوئی اور حدیث اس بارے میں نہیں ملی لیکن اسکو
دلیل اس لئے نہیں بنایا جاسکتا کہ یہ ضعیف ہے۔

لہذا اگر صف میں جگہ ہو تو بچوں کا مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے میں کوئی

حرج نہیں (تمام المنة ص 284، القول المبين ص 222)

(41) بعض لوگ تو یہاں تک سختی کرتے ہیں کہ بچوں کو بالکل مسجد سے ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

نکال دیتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ”بچوں کو مسجد سے دور رکھو“

جبکہ اس حدیث کے متعلق امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا کوئی وجود نہیں اور نہ ہی اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا حکم فرمایا۔

☆ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا سئل الإمام مالك رحمه

الله عن الرجل يأتي بالصبي إلى المسجد، أيستحب ذلك؟

کہ بچوں کو مسجد میں لانے کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا

”إن كان قد بلغ موضع الأدب وعرف ذلك ولا يعث

في المسجد فلا أرى بأسا

اگر وہ مسجد کے آداب کو سمجھنے کے قابل ہیں اور مسجد میں خرابی کا باعث نہ بنیں تو

پھر انہیں مسجد میں لانے میں کوئی حرج نہیں (القول المبين ص 287)

☆☆☆

فضيلة الشيخ ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس حفظہ اللہ (مدرس الحرم المکی الشریف و

پروفیسر جامعہ ام القری) اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو مردوں کی

صفوں سے علیحدہ کرنا خرابی کا باعث ہوگا۔ بچے علیحدہ کھڑے ہوں گے لغو اور

لا یعنی کاموں میں مشغول ہو جائیں گے، ہو سکتا ہے امام کی قراءت میں اختلاط

کا سبب بنیں اور نمازیوں کا خشوع اور دھیان نماز سے ہٹ جائے۔

اگر مردوں کے درمیان کھڑے ہوں گے تو باادب رہیں گے، نماز کا طریقہ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

سیکھیں گے، اور قرآن پڑھنے اور سمجھنے کا ذریعہ بھی مہیا ہوگا۔ واللہ اعلم

42 ﴿عورتوں کی امام کہاں کھڑی ہو﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَوُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ تَقُومُ فِي وَسْطِهِنَّ.

کہ عورت عورتوں کی امامت کرائے۔ ان کے درمیان (صف میں) کھڑی

ہوگی۔ (مسند عبدالرزاق بحوالہ عون المعبود 212 ج 2)

43 ﴿زیادہ عورتیں صف کیسے بنائیں﴾

سیدہ راطہ حفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أَلَّ عَائِشَةُ أُمْتُ نِسْوَةٍ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَأَمَّتْهُنَّ بَيْنَهُنَّ وَسَطًا))

(30) کہ (ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز میں کچھ

عورتوں کی امامت کرائی تو آپؐ ان (عورتوں) کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

☆ عورت جہری نمازوں میں قراءت جہری کرے گی تاکہ سب عورتیں سن

سکیں اور اللہ کے کلام سے مستفید ہو سکیں۔

☆☆☆ لیکن آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے۔

44 ﴿ام المؤمنین ام سلمہؓ کی امامت﴾

مسند عبدالرزاق میں روایت ہے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(30) (سنن الکبریٰ للبیہقی ج 3 ص 131)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ نہ کرو

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے:

جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا قَالَ:
 ”مَا هُوَ؟“ قَالَ نِسْوَةٌ مَعِيَ فِي الدَّارِ: قُلْنَ إِنَّكَ تَقْرَأُ وَلَا نَقْرَأُ فَصَلَّ بِنَا
 فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوُتْرَ: قَالَ فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوُتْرَ: قَالَ فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوُتْرَ:
 فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا سُكُوتَهُ رَضًا. (32)

کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ میں نے رات ایک کام کیا ہے فرمایا کیا؟ کہا گھر میں میرے ساتھ کچھ عورتیں جمع ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ تم قرآن پڑھتے ہو اور ہم پڑھنا نہیں جانتیں لہذا ہمیں نماز پڑھاؤ! تو میں نے انہیں آٹھ رکعات اور نماز وتر پڑھادی تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خاموشی انکی رضا مندی ہی ہے۔

(31) عون المعبود ج 2 ص 212، سنن الكبرى للبيهقي ج 3 ص 13)

(32) فقه السنة 223، رواه الطبراني في الأوسط بحواله عون المعبود ج

(212 2012)

سیدنا ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ستونوں کے درمیان جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ (سنن أبی داؤد (صحیح) باب الصفوف بین السواری 625)

☆☆☆ قرہ بن ایاس المزنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي وَنُطْرِدُ عَنْهَا طَرْدًا (33)

کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور ہم وہاں سے سختی سے بھگائے جاتے رہے۔

☆☆☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

لَا تَصْفُوا بَيْنَ السَّوَارِي (34) کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ!
اسلئے کہ صفوں میں انقطاع پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی انقطاع سے اور نمازیوں کو
دور، دور رہنے سے منع کرنا ہی تو مقصود ہے۔

ہاں اگر صرف چھوٹی ہو یا اکیلا فرد خواہ امام ہو یا منفرد ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو جائز ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت اللہ کے اندر

(33) صحيح المستدرک للحاکم کتاب الصلاة ص 218)

(34) سنن الکبری ج 3 ص 104)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطَّعُوا اللَّهَ وَاطَّعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا أَمْرًا لَكُمْ

دوستوں کے درمیان نماز ادا فرمائی۔ (35)

☆☆☆☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے لَا بَأْسَ بِالْصَّفُوفِ بَيْنَ الْأَسَاطِينِ إِذَا ضَاقَ الْمَسْجِدُ (المدونة الكبرى 1/106) مسجد میں جگہ تنگ ہونے پر اگر ستونوں کے درمیان صفیں بنالی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ورنہ کشادگی اور وسعت کے وقت ستونوں کے درمیان صفیں نہیں بنانی چاہئیں۔

47 ﴿اگلی صفیں کیسی ہوں﴾

صحابی رسول ﷺ سیدنا ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "اتَّبِعُوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيُكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ" (36) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "پہلے اگلی (پہلی) صف کو مکمل کرو (امیں ایک آدمی کی بھی گنجائش نہ رہے) پھر اسکے بعد والی صف پوری کرو اگر کوئی (نمازیوں) کی کمی رہے تو بعد والی آخری صف میں رہے۔



(35) الترمذی باب ماجاء فی کراهية الصف بين السواری (229)

(36) صحيح سنن أبي داود 623، موارد الظمآن 390

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالح نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطَّعُوا اللَّهَ وَاطَّعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا أَمْرًا لَكُمْ

صحیح صفیں بنانے کی فضیلت ❀.....

48 ﴿فرشتوں کی دعاؤں کا حق دار﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ: وَمَنْ سَدَّ فَرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (37) کہ بیشک اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر دعائے رحمت و مغفرت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں

اور جو شخص دو نمازیوں کے درمیان والے خلا کو پُر کرتا ہے اللہ ﷻ اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنا دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ، کام معمولی سا ہے۔ لیکن ثواب کتنا عظیم!!!۔

اللہ کی طرف سے مغفرت، فرشتوں کی دعائیں، درجات میں بلندی اور جنت جیسی جگہ میں رہنے کا بندوبست۔ اللہ تیری شان۔ جسے تو عطا فرمائے، اے اللہ کریم سب کو ایسا مقام نصیب فرما! آمین ثم آمین۔

(37) صحيح الترغيب والترهيب 502، 498، المستدرک للحاکم

ج 1 ص 214) موارد الظمآن 394) صحيح الجامع الصغير

1843، الصحيحة 1892)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالح نہ کرو

49 ﴿پہلی صفوں پر رحمتوں کا نزول﴾

صحابی رسول ﷺ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کہ نبی ﷺ نے فرمایا

”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُولِ“ (38)

کہ اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر دعاء رحمت بھیجتے ہیں۔

50 ﴿صفوں کے داہنی جانب رحمتوں کا نزول﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ

الصُّفُوفِ“ (39)

اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

☆☆☆ اس سے نمازی یہ نہ سمجھیں کہ دائیں جانب ہی کھڑا ہونا ثواب

ہے۔ اور بائیں جانب کھڑے ہونے میں کوئی ثواب نہیں

بلکہ صف کو کسی حالت میں بھی مکمل کرنا ہے۔ اگر دائیں جانب جگہ نہیں تو نئی صف

بنانے کی بجائے بائیں جانب صف میں شامل ہو جانا چاہئے اس میں کس قدر

ثواب ہے؟ اگلی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

(38) صحیح سنن أبي داود (618) صحيح جامع الصغير 1839

(39) صحيح سنن أبي داود 628, نيل الأوطار نمبر 1135

موارد الظمان (396)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ ذکر

51 ﴿سب سے زیادہ محبوب قدم﴾

صحابی رسول ﷺ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ

يَصَلُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمِمَّنْ خَطْوَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خَطْوَةٍ

يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا“ (أبو داود، صحيح الترغيب 504)

کہ اللہ ﷻ کے رسول ﷺ ارشاد فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا

ہے اور اس کے فرشتے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ان نمازیوں کیلئے

جو اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں۔

اور (جان لو)..... کہ وہ قدم جو صف ملانے کی خاطر اٹھتا ہے اللہ رب العزت

کے ہاں اس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم محبوب نہیں۔

☆☆☆ اگلی صف میں اگر ایک آدمی کی گنجائش ہے یا ہو سکتی ہے تو بڑھ کر اگلی

صف میں شامل ہو جانا چاہئے۔

52 ﴿صف اول میں جگہ پانے کیلئے جدوجہد﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ”لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا.“ (البخاری مع الفتح

كتاب الأذان 653, 721) (مسلم باب تسوية الصفوف 980)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال صالحہ ذکر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

کہ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا ثواب ہے؟ تو اس کیلئے اگر قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو بھی کر گزریں۔ (یعنی قرعہ اندازی کے ذریعہ صف اول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے)۔

(53) ویسے بھی صف اول میں جگہ لینے کیلئے اللہ کی رحمت پانے کے ساتھ ساتھ کئی اور مزید فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(1) فرشتوں کی طرف سے بخشش کی دعائیں ملیں گی۔

(2) مسجد میں جلدی آنے کا موقع نصیب ہوگا۔

(3) تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ادا کرنے کا موقع مل جائے گا۔

(4) تلاوت قرآن، نفل و نوافل اور عبادت میں زیادہ وقت گزرے گا۔

(5) امام کے قریب جگہ ملنے سے امام کو دیکھ کر نماز کی اصلاح ہوگی۔

(6) بعض اوقات امام کی غلطی پر اصلاح یا اسکی جگہ لینے کا موقع بھی مل جائے گا

(7) آپ کے آگے سے کسی مقتدی کو گزرنے کا موقع نہ مل سکے گا۔

(8) وہ اجر و ثواب بھی مل جائے گا۔ کونسا؟؟؟.....

جسکے بارے میں مذکورہ حدیث میں ہمارے خیر خواہ، مشفق و مہرباں، اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے بیان فرمادیا۔ اللہ کریم ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس سنت کے پابند بن جائیں اور اجر عظیم سے محروم نہ رہیں۔۔۔ آمین۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

54 ﴿دلوں میں اختلاف کا سبب﴾

صحابی رسول ﷺ نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ" ثَلَاثًا "وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ". (40)

کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ صفیں درست کرو! "اللہ کی قسم تمہیں اپنی صفوں کو سیدھا کرنا پڑے گا وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا"

55 ﴿شفقت اٹھ جانے کا سبب﴾

جلیل القدر صحابی رسول ﷺ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

بیان کرتے ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللَّهُ)) (41) جس نے صف کو ملایا اللہ اسے اپنے سے ملائے گا (اتفاق و سلوک دے گا) اور جس نے صف کو توڑا، صف کو نہ ملایا اللہ اس سے تعلق توڑ لے گا۔

(40) (صحیح سنن أبي داود باب تسوية الصفوف 616)

(41) (صحیح سنن أبي داود 620)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

56 ﴿اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب﴾

سیدنا ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّراً فَقَالَ لَهُمْ "تَقْدُمُوا فَأَتُمُوا بِئِي وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ" (42) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض کو پیچھے رہتے دیکھا تو ان کو آپ ﷺ نے فرمایا آگے بڑھو! اور میری اقتداء کرو!

جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری اقتداء کریں گے۔ اگلی صفوں سے پیچھے مت رہو جو پیچھے رہیں گے اللہ ﷻ انکو اپنی رحمت اور فضل عظیم سے پیچھے ہی رکھے گا۔

☆☆☆

مسجد میں جلدی آنے والے بعض حضرات اگلی صف میں نہیں بیٹھتے جبکہ انہیں چاہئے کہ اللہ ﷻ نے اگر مسجد میں جلدی آنے کی توفیق سے نوازا ہے تو اگلی صف میں ہی بیٹھنے کی کوشش کریں جو ثواب اگلی صف کا ہے دوسری صفوں کا نہیں۔

(42) مسلم باب تسوية الصفوف وإقامتها 981، صحيح سنن أبي داود

630، صحيح ابن خزيمة (1560)

استیعان دواعی غریبہ کی علامت کردار رسول ﷺ کی علامت کردار ہے اعمال صالحہ کی علامت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

..... خلاصہ﴿

نماز میں صف بندی کا طریقہ اللہ کی توفیق سے احادیث رسول ﷺ سے تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے یہاں اب مختصراً خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہر مصلیٰ، نماز باجماعت ادا کرنے والا ذہن نشین کر لے اور اس مسئلے کی اہمیت کو جانتے ہوئے اپنی نماز کو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق مکمل کر لے۔

(1)

صف کی ابتداء امام کے پیچھے قریب والی صف سے کریں اور پھر دائیں بائیں کھڑے ہوں (دیکھئے مسئلہ نمبر 12)

(2)

کوشش کریں کہ صف بالکل سیدھی رہے (دیکھئے مسئلہ نمبر 3)

(3)

اپنے کندھے ساتھی کے کندھے اور اپنے ٹخنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا لیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 7)

(4)

اگر کندھے نہ مل سکیں تو اتنا قریب ہو کر کھڑے ہو جائیں کہ بازو ایک دوسرے سے مل رہے ہوں، پاؤں بھی نرمی سے ملا لیں اور بازو بھی نرمی سے ملا کر

استیعان دواعی غریبہ کی علامت کردار رسول ﷺ کی علامت کردار ہے اعمال صالحہ کی علامت

کھڑے ہو جائیں۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 9)

(5)

صف میں کھڑے نمازیوں کے درمیان اگر کوئی خالی جگہ رہ گئی ہو تو فوراً آگے بڑھ کر ساتھی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر اس کو پُر کر لیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 11)

(6)

علیحدہ علیحدہ اور تھوڑا سا فاصلہ چھوڑ کر کھڑے ہونے سے اجتناب کریں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دعوت نہ دیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 55)

(7)

کوشش کریں کہ پہلی صفوں میں جگہ ملے (دیکھئے مسئلہ نمبر 49)

(8)

اگلی صف کو پہلے مکمل کر لیں پھر نئی صف امام والی سائیڈ اور ان کے پیچھے کی طرف سے شروع کریں (دیکھئے مسئلہ نمبر 31)

(9)

آپ کے اگلی والی صف میں اگر جگہ نہیں تو نئی صف بنانے کی خاطر کسی آدمی کو کھینچ کر پیچھے لانے کی کوشش نہ کریں

(دیکھئے مسئلہ نمبر 31)

(10)

دوران نماز صف ملانے کی خاطر اگر آگے بڑھنے یا دائیں بائیں حرکت کرنے کی ضرورت ہو تو ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں صف کو فوراً مکمل کریں۔ صف ملانے کی یہ حرکت اللہ رب العزت کو بہت ہی محبوب ہے۔ نماز باطل نہیں ہوتی (دیکھئے مسئلہ نمبر 23، 51)

(11)

اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے بالکل برابر میں کھڑا ہونا چاہیے ایک بالشت پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا درست نہیں۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 22، 27)

(12)

صف میں کہیں سمجھ رکھنے والے بچے کھڑے ہوں تو ان کو صف سے نکالنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے میں مزید انکی تربیت ہوگی اور مسجد میں آنے کے ارادے کو تقویت ملے گی (دیکھئے مسئلہ نمبر 40)

(13)

امام کے آگے صف نہیں بنانی چاہئے۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 35)

(14)

مسجد میں اگر جماعت ہو چکی ہو تو کسی دوسرے کے ساتھ مل کر آپ بھی جماعت کر سکتے ہیں۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 28)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَسَلَكَكُمْ

(15)

عورتیں نماز باجماعت ادا کر سکتی ہیں عورت امام کی آواز چار دیواری سے باہر نہیں نکلتی چاہئے۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 43)

(16)

عورتوں کی عورت امام صف کے درمیان کھڑی ہوگی (دیکھئے مسئلہ نمبر 42)

(17)

عورت کو اپنے خاوند کی امامت کرنے کی اجازت نہیں تو دوسرے غیروں کو امامت کرانا بھی جائز نہیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 34)

(18)

خاوند اپنی بیوی کی جماعت کر سکتا ہے لیکن دونوں ایک صف میں کھڑے نہ ہوں بلکہ بیوی پیچھے علیحدہ صف بنائے (دیکھئے مسئلہ نمبر 33)

(19)

صفوں کو صحیح اور سیدھا رکھنے کیلئے سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو طریقہ اختیار فرمایا وہ بھی نہ بھولیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 20)

☆.....

اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت اور خلوص پیدا کر دے۔

آمین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا مَسَلَكَكُمْ

خاتمة الكتاب

نماز کی اہمیت جاننے والے بھائیو!!! فکر کرو! سوچو!

اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین پڑھ لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور طریقہ بھی معلوم ہو گیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ عمل، ان کا شوق اور جذبہ بھی ظاہر ہو گیا۔

تو کتنا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح اپنے اندر جذبہ اور شوق پیدا کر لیں کہ نہ صرف صفیں سیدھی ہوں بلکہ اگلی صفیں جن پر رحمتوں کا زیادہ سے زیادہ نزول ہوتا ہے ان میں سب مل کر بنیانِ مرصوص بن کر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔

صفوفِ اولیٰ میں جگہ ملی تو فیہا۔ نہ ملی تو بھی نیتِ حسنہ کا اجر تو ضرور ملے گا اور پھر کندھے سے کندھا، پاؤں سے پاؤں اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر شیطانی وسوسوں اور اسکی مداخلت سے بچ جائیں۔

بعض دوست احباب جو اس بات کی پابندی نہیں کرتے جہاں اور جیسے مناسب سمجھا وہیں کھڑے ہو گئے یا جب کسی نے انکو پاؤں ملانے کیلئے اپنی طرف اشارہ کیا یا ملانے کی کوشش کی تو وہ تھوڑا سا مزید دور ہونے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں

علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ عون المعبود جلد نمبر 2 اور صفحہ نمبر 256 پر تعلیق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا أَمْرًا لَكُمْ

المعنى کے حوالے سے لکھتے ہیں کدھے سے کدھا ملانا، گھٹنے سے گھٹنا ملانا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

لكن اليوم تركت هذه السنة ولو فعلت اليوم لنفر الناس كالحمير الوحشية فإننا لله وإننا إليه راجعون

لیکن آج کل لوگ اس سنت کو چھوڑ بیٹھے ہیں اگر کوئی اس بات پر عمل کرنے کو کہتا ہے تو لوگ خرگاؤ، جنگلی گدھوں کی طرح بھاگتے ہیں۔

إنا لله وإنا إليه راجعون

حقیقی بات یہ ہے کہ انہیں ان احادیث کی حقیقت کا علم ہی نہیں۔ غلط فہمی میں مبتلا ہیں سمجھتے ہیں کہ اگر نمازی کے قریب لگ گئے، بازو سے بازو مل گیا پاؤں سے پاؤں مل گئے تو کوئی بیماری نہ لگ جائے۔ ساتھیوں کے اصرار کرنے کے باوجود بھی وہ دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور پاؤں وغیرہ نہیں ملاتے۔ اللہ کے بندو! اس کام کا بڑا درجہ ہے بڑا فائدہ ہے۔

اس سنت پر عمل کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ ﷻ ہمارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے گا۔

اور یقیناً اس اخوت و یگانگت کے سبق کی جس کو قدر ہوگئی وہ کبھی اس سنت کو چھوڑے گا ہی نہیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کو بھی بتائے گا۔ بعض نمازی تو صرف رکوع میں جاتے ہوئے اس سنت کی پابندی کرتے ہیں۔ جبکہ اس کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَاطِّيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبَدِّلُوا أَمْرًا لَكُمْ

اہتمام نماز کی ابتداء سے ہی ہونا چاہئے۔

اللہ ﷻ ہم سب کو اس سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں میں اخوت اور محبت پیدا کرے آمین۔

وما عبدنا إلا الله

والآخر وهو إنا (الحمد لله رب العالمين)

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و أصحابہ ووزرائہ

ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ